روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | منگل ۱۵ جمادی الاوّل ۱۴۱۱ھ، ۴ فتح ۱۳۶۹ہش، ۴ دسمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۲۴

محبّت سے عبادتیں کرو

"اگر عبادتیں کرنی بھی ہیں تو پھل دار عبادتیں کریں۔ اگر چندے دینے ہیں تو پھل دار چندے دیں۔ اگر عوام الناس کی خدمت کرنی ہے تو ایسی خدمت کریں جس کے نتیجے میں آپ کو کچھ حاصل ہو۔ اور اس میں دونوں طرف محبّت کی شرط رکھ دی گئی ہے۔ اگر محبّت سے عبادتیں کرو گے، اگر محبّت سے نمازیں قائم کرو گے۔ اگر محبّت سے صدقات دو گے تو ...... تمہارا پھل یہ ہے کہ اللہ تم سے محبّت کرنے لگے گا"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقویٰ سے کام لے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے۔ اس وقت زمینی اسباب کچھ کام نہ آوے گا اور نہ منصوبہ اور حجت بازی کام آئے گی۔ دُنیا سے کیا دل لگانا ہے اور اس پر کیا بھروسہ کرنا ہے۔ یہ ہی امر غنیمت ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح کی جائے اور اس کا یہی وقت ہے۔ انکو یہی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کہ خدا سے اسی کے ذریعہ سے صلح کر لیں۔ بہت مرضیں ایسی ہوتی ہیں کہ دلاّلہ کا کام کرتی ہیں اور انسان کو خدا سے ملا دیتی ہیں۔ خاص ہماری جماعت کو اس وقت وہ تبدیلی یک مرتبہ ہی کرنی چاہیئے۔ جو کہ اس نے دس برس میں کرنی تھی اور کوئی جگہ نہیں ہے جہاں ان کو پناہ مل سکتی ہے اگر وہ خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرکے دعائیں کریں تو اُن کو بشارتیں بھی ہو جائیں گی"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۸۰)

"بعض اوقات ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بغیر اس کے کہ بجلی اپنا اثر کرے مَوت کا باعث ہو جایا کرتی ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ہم نے دیکھا کہ ایک موقعہ پر کچھ گدھے بجلی کے صدمے سے ہی مَر گئے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم سیالکوٹ میں ایک مکان پر تھے اور پندرہ یا سولہ آدمی اور بھی ہمارے ساتھ تھے۔ دفعتًا بجلی اس مکان کے دروازے پر پڑی اور دروازے کی شاخ کو دو ٹکڑے کر دیا اور مکان دھُواں دھار ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بڑی کثرت سے گندھک جلائی گئی ہے"

(ملفوظات جلد دہم صـ ۲۳۳)

جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں جلسہ سالانہ

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح/دسمبر ۱۳۶۹ہش/۱۹۹۰ء بروز بدھ، جمعرات، جمعہ ربوہ میں منعقد ہوگا (اگر اللہ نے چاہا تو)۔

حکومت سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اجازت کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل اور لطف و کرم سے خیر و برکت اور کامیابی کے سامان پیدا فرمائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

اعلان ولادت

○ مکرم کلیم احمد صاحب ملک سیکرٹری مال جماعت احمدیہ امریکہ اور امتہ السلام مبارکہ صاحبہ آف کینیڈا کو اللہ تعالےٰ نے ۲۴ ، اپریل ۱۹۹۰ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک فضل حسین صاحب کا پوتا اور مکرم ملک غلام احمد صاحب عطاء سابق وکیل الزراعت کا نواسہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے نومولود کا نام عدیل احمد عطا فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنے ہر کام میں مقدم رکھو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو

"میرے پیارو! مولیٰ کا تم پر بڑا فضل ہوا تم کچھ نہ تھے مولا کریم نے تم کو حیاتِ ابدی دی۔ اسی نے طاقت دی۔ اسی نے ایمان کی راہیں بتائیں۔ نبیؐ کے اتباع کی توفیق دی۔ پھر تم زندہ ہو گئے پھر مَوت آنے والی ہے۔ پھر زندگی ہوگی۔ پھر حق سُبحانہ کے دربار میں حاضر ہو گے اللہ نے تمہارے سُکھ تمہارے آرام کے لئے ہر چیز پیدا کی یہاں تک کہ جو کوڑا کرکٹ باہر پھینکتے ہو وہی جب زمین میں جاتا ہے تو کیا لہلہاتا ہوا کھیت بنا دیتا ہے۔ گھر میں جو ردّی پھینکتے ہو ولایت والے اس سے بھی عجیب عجیب چیزیں بناتے ہیں اور نفع اُٹھاتے ہیں۔ غرض جو کچھ زمین میں ہے ہمارے آرام کیلئے ہے۔ سب نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں جو تختِ حکومت پر بے عیب قائم ہے۔ اُس نے سات آسمان بنائے۔ سات کا عدد بڑا کامل ہے۔ اس کے اجزاء میں طاق بھی ہیں جُفت بھی ہیں۔ پھر جو کمال انسان پیدا کرتا ہے چھ مراتب پورے کرکے حتیٰ کہ آج کل کی تعلیم کے مراتب بھی چھ ہیں اور یہ لوگ منکر قرآن ہیں مگر چونکہ کمال چھ مراتب کے بعد ہونا قانونِ قدرت ہے اس لئے انہوں نے بھی پرائمری، مڈل، انٹرنس، ایف اے، بی۔ اے، ایم۔ اے، چھ درجے بنائے پھر ساتواں درجہ وہ ہے جس کام میں انسان کمال پیدا کرے، زمین کو درست کرنا پھر پانی دینا پھر بیج ڈالنا، اسی طرح چھ دن کے بعد اس کی لَو نکلتی ہے۔ دنیا میں تمام قوموں نے بھی سات ہی دن بنائے ہیں۔ باوجود اتنے بڑے مذہبی و قومی و ملکی اختلاف کے دنوں کی تعداد سات ہی ہے، جس سے ظاہر ہے کہ سات کا عدد کامل عدد ہے۔ پس اللہ نے سمجھایا کہ فلکی نظام بھی اپنے کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ اس کا بنانے والا ہر چیز کا عالم ہے۔

اس کی کتاب کی اتباع کرو گے سُکھ پاؤ گے۔ اُسے ناراض کرکے دُکھ اُٹھاؤ گے۔ اس کو راضی کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ ہر کام کرنے سے پہلے دیکھ لو کہ یہ اس کے حکم کے مطابق ہے کہ نہیں۔ تم اس کی بادشاہت سے نکل کر کہیں جا نہیں سکتے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲، اگست ۱۹۱۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد | مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ | مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۴ فتح ۱۳۶۹ ہش ۴۔ دسمبر ۱۹۹۰ء

تلاش کیجیے

تلاش کا عمل کچھ دیر جاری رکھنا پڑے تو ہے تھکا دینے والا۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ جب تلاش کے بعد چیز مل جاتی ہے تو اتنی خوشی ہوتی ہے کہ اگر وہ پہلے ہی ہاتھ پر رکھی ہوتی یا آنکھوں کے سامنے ہوتی تو وہ اتنا مزہ نہ دیتی۔ یہ سب اس اصول کے پیش نظر ہے کہ جو راحت کوفت کے بعد ملتی ہے وہ اس راحت سے بدرجہا لذیذ تر ہوتی ہے جو بغیر کسی کوفت کے میسّر آجائے۔ بغیر کوفت کے ملنے والی راحت کی تو پوری طرح قدر کرنا بھی آسان نہیں۔

اور اگر تلاش کے بعد چیز وہ ملے جو انسانی زندگی کیلئے انتہائی اہم ہو اور جس کا لطف بھی زیادہ ہو اور اثر بھی دیرپا۔ تو پھر تو تلاش کے کہنے ہی کیا۔ وہ تو دو آتشہ ہو جاتی ہے۔ بلکہ دو آتشہ کی بھی کیا حقیقت ہے۔ اگر تلاش ہو خدا کی اور تلاش بسیار کے بعد خدا مل جائے۔ اس سے تعلق پیدا ہو جائے۔ یوں لگے کہ انسان اسے اپنی روحانی ہی نہیں بلکہ مادی آنکھوں سے بھی دیکھ رہا ہے تو اس تلاش پر کون انسان جان تک قربان نہ کر دے گا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے) خدا کے ساتھ تعلق کے سلسلہ میں فرماتے ہیں

"انسان کو چاہیئے کہ روحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اسے ضرور پالے گا اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اسے ضرور دی جائے گی۔ جیسا کہ ظاہری قانون قدرت ہے ویسا ہی باطن میں بھی قانونِ قدرت ہے لیکن تلاش شرط ہے۔ جو تلاش کرے گا وہ ضرور پالے گا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں جو شخص سعی کرے گا خدا تعالیٰ اس سے ضرور راضی ہو جائے گا۔"

حقیقت یہ ہے کہ عام چیزوں کی تلاش کے بعد جب انسان کسی چیز کو پا لیتا ہے تو وہ خود خوش ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تلاش کے بعد جب انسان خدا کو پا لیتا ہے تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیسا عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے کہ

"خدا تعالیٰ اس سے ضرور راضی ہو جائے گا۔"

انسان کا خدا کو پا کر راضی ہو جانا بھی ایک نعمت مترقبہ ہے لیکن خدا تعالیٰ کا راضی ہو جانا تو ایک ایسی نعمت ہے کہ جس پر انسان اپنی جان بھی قربان کر دے تو کم ہے۔ پس تلاش کیجیے۔ تلاش کیجیے اپنے خدا کو۔

> اِک ذرا سا ہے مرا دامن مگر
> تیرے آگے پھیلتا جاتا ہے یہ
> ہے عطا تیری تو بے حدّ و حساب
> تیرا ہر انداز سمجھاتا ہے یہ
>
> ابوالاقبال

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم کلام

میدانِ حشر کے تصوّر میں

نہ روک راہ میں مَولا! شتاب جانے دے
کھُلا تو ہے تری "جنّت" کا "باب" جانے دے

مجھے تو دامنِ رحمت میں ڈھانپ لے یونہی
حساب مجھ سے نہ لے "بے حساب" جانے دے

سوال مجھ سے نہ کر اَے مرے سمیع و بصیر
جواب مانگ نہ اَے "لاجواب" جانے دے

مرے گُنہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے
ترے نثار حساب و کتاب جانے دے

تجھے قسم ترے "ستّار" نام کی پیارے
بروئے حشر سوال و جواب جانے دے

بُلا قریب کہ یہ "خاک" پاک ہو جائے
نہ کر یہاں مری مٹی خراب جانے دے

رفیقِ جاں مرے ۔ یارِ وفا شعار مرے
یہ آج پَردہ دری کیسی؟ پردہ دار مرے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہوگے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اُترے گی اور روح القدس سے مدد دئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جاوے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

پیٹ کا بریف کیس

بریف کیس کتنی چھوٹی سی چیز ہے لیکن بعض اوقات اس میں رکھی ہوئی چیز بھی آسانی سے نہیں ملتی۔ کاغذوں کو اتھل پتھل کر کے دیکھا جاتا ہے۔ ایک ایک چیز کو نکالا جاتا ہے تو پھر جا کے کوئی چھوٹی سی چیز جو اس میں یونہی بے دھیانے رکھ دی تھی ملتی ہے۔ لیکن ایک بریف کیس ایسا بھی ہے جس میں ہر چیز ایسے قرینے سے رکھی ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہلتی ہی نہیں اور وہیں کی وہیں رہتی ہے اور جو ذمہ داری اس کے سپرد کی گئی ہے اسے وہ عام حالات میں احسن طریق سے انجام دینے کی کوشش کرتی ہے یہ بریف کیس ہے پیٹ کا بریف کیس۔ پیٹ میں بھی کئی چیزیں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہوئی ہیں اور وہ اپنا اپنا کام کر رہی ہیں۔ آئیے دیکھیں پیٹ کے بریف کیس میں کیا کچھ ہے سب سے پہلے معدے کو لے لیجئے معدہ ایک تھیلا نما چیز ہے جو ہائیڈرو کلورک ایسڈ اور ہضم کرنے والے عناصر پیدا کرتا ہے۔ جب چیزیں یعنی خوراک معدے میں داخل ہوتی ہے تو یہ اسے خوب آپس میں ملا دیتا ہے اور ان کے ساتھ ایسے مادے ملاتا ہے جو ہضم کرنے میں ممد ثابت ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ ساری چیزیں مل جل کر ایک موٹی سی لئی کی طرح بن جاتی ہے۔

معدے کے علاوہ پیٹ کے بریف کیس میں آنت ہے یہ ایک ٹیوب کی طرح کی لمبی آنت ہوتی ہے جو بل کھائے رہتی ہے اور معدے کے منہ سے لے کر نیچے تک مقعد تک جاتی ہے۔ اس کے دو بڑے حصے ہوتے ہیں ایک چھوٹی آنت اور ایک بڑی آنت اسے کولون بھی کہتے ہیں یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس پر ہمارے حسیات بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہم پر خوف طاری ہو یا غصہ یا اور کوئی ایسی کیفیت تو فوراً آنت پر اثر ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض دفعہ اچانک خوف کی حالت طاری ہو جائے تو بیت الخلاء جانے کی حاجت پڑ جاتی ہے السر وغیرہ بھی بعض اوقات ایسی ہی وجوہات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ جگر ہے۔ یہ پیٹ کے اوپر دائیں طرف موجود رہتا ہے۔ اسے سٹور ہاؤس بھی کہا جا سکتا ہے۔ اس میں مقوی اشیاء جمع رہتی ہیں اور خوراک بھی اور یہ ان دونوں کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ گویا گلوکوز سے گلائیکوجین بنا دی ہے۔ یہی جسم کا وہ عضو ہے جو خون کو صاف کرتا ہے۔ خون میں سے زہریلے مادوں کو نکال کر اسے صاف کرتا ہے اور صحت برقرار رکھنے میں خاصا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ صفراوی مادہ بھی پیدا کرتا ہے۔ جو ہاضمے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگر اسے کوئی تھوڑی بہت تکلیف پہنچ جائے تو یہ از خود اس کا معالج ثابت ہوتا ہے۔ البتہ زیادہ نقصان پہنچے تو فوری علاج کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جگر ہی کی خرابی سے یرقان پیدا ہوتا ہے۔ اگر خوراک اچھی نہ ہو یا انسان موٹاپے کی طرف مائل ہو تو جگر پر خاصا بوجھ پڑتا ہے۔ اس لئے ان دونوں چیزوں سے گریز کرنا چاہئے۔

پتّہ یہ ناشپاتی کی شکل کا عضو ہے جو تین سے چار انچ لمبا ہوتا ہے اور جگر کے نیچے واقع ہوتا ہے۔ جگر جو صفراوی مادہ پیدا کرتا ہے۔ یہ اسے اپنے اندر سٹور کر لیتا ہے۔ انتڑی میں چربی کا ہونا ضروری ہوتا ہے تاکہ وہاں سے مائع مادہ آسانی سے گزر سکے اور اس کی وجہ سے یہ صفراوی مادہ بھی پتے سے ہو کر گزرتا ہے۔ عام طور پر یہ صفراوی مادہ دو اونس کے برابر جمع رہتا ہے۔ اگر اس میں سوجن نمودار ہو جائے تو طبیعت خراب ہونے لگتی ہے۔ الٹیاں آنے لگتی ہیں اور انتہائی طور پر تھکان محسوس ہوتی ہے۔

تلی یہ پیٹ کے بائیں طرف اوپر کے حصے میں ہوتی ہے۔ نرم اور خون سے بھری ہوئی۔ جس کا وزن تقریباً نصف پونڈ کے برابر ہوتا ہے اگر تلی سوج جائے تو یہ کئی بیماریوں کی علامت ہوتی ہے مثلاً ملیریا ٹائیفائڈ اور ایسی ہی دیگر بیماریاں۔ بعض اوقات خون کی کمی کا یہ باعث بنتی ہے۔ اگر اس میں زیادہ خرابی واقع ہو جائے اور اسے نکال ہی دیا جائے تو اس سے جسم کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

گردے یہ نہایت اہم عضو ہے اور پیٹ کے پچھلی طرف دائیں اور بائیں موجود ہوتے ہیں۔ ان کا سب سے اہم عمل تو خون کو صاف کرنا ہے۔ یہ جسم میں مائع مادے کو کنٹرول کرتے ہیں۔ یہ ایک فلٹر کی مانند ہیں اور ان میں جسم میں جمع شدہ سالٹ فلٹر ہوتے ہیں اور یہیں پر پانی اور یہ نمکیات دوبارہ جذب ہو جاتے ہیں اور دل کی طرف بھیج دئے جاتے ہیں۔ گردوں میں چیزوں کو محفوظ رکھنے کی بہت زیادہ طاقت موجود ہوتی ہے۔ اس لئے اگر ایک گردہ خراب ہو جائے اور اسے نکال بھی دیا جائے تو انسانی زندگی پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔

اپنڈکس اپنڈکس ایک انگلی کے برابر تنگ سی ٹیوب کی مانند بڑی آنت کے ساتھ ملا ہوا ایک عضو ہے کہتے ہیں کہ بظاہر اس کا کوئی عمل نہیں جو انسانی زندگی کے لئے لازمی ہو۔ یہ پیٹ کے نچلے دائیں حصے میں ہوتا ہے۔ جب اس میں انفکشن ہو جائے تو بہت زیادہ تکلیف کا باعث بنتا ہے اور پھر اسے جسم میں سے نکال دینا پڑتا ہے۔ عام طور پر اپنڈکس کا مرض ۳۰ سال کی عمر سے قبل لاحق ہوتا ہے۔

کولون یہ انتڑیوں کا نچلا حصہ ہے جو عام طور پر ۵ فٹ لمبا اور ۲ انچ چوڑا ہوتا ہے۔ اس لمبائی اور چوڑائی کا خاص طور پر اس وقت اندازہ ہوتا ہے جب اس میں سے کوئی مادہ گزرتا ہے۔ اس میں ایک اوپر جانے والی کولون ہے اور ایک مختلف جہات سے تعلق رکھنے والی اور ایک نیچے جانے والی اور اس کا نچلا حصہ مقعد کے ساتھ ملتا ہے۔

جس طرح بریف کیس کی مختلف جیبیں ہوتی ہیں تاکہ اس میں مختلف چیزیں رکھی جا سکیں۔ اسی طرح پیٹ میں بھی مختلف جیبیں یا تھیلیاں یا خالی جگہیں۔ اسی لئے ہم نے اسے پیٹ کا بریف کیس کہا ہے۔ اور لوگ بھی کہتے ہونگے لیکن ہم نے پیٹ کو بریف کیس کہتے پہلی دفعہ ڈاکٹر پیر محمد شالوانی سے سنا تھا۔ ہمیں یہ تشبیہ بہت پسند آئی۔ اسی لئے ہم نے اس بریف کیس کی کچھ معلومات آپ کی خدمت میں پیش کر دی ہیں۔

ایک ہیرے کی قیمت

جنیوا میں بیضوی شکل کا ایک ہیرا جو ۱۰۱٫۸۴ قیراط ہے "ساؤتھ بی" کے مقام پر ۱۲٫۷ ملین ڈالرز (ایک ملین = ۱۰ لاکھ) میں نیلام ہوا ہے۔ اسطرح آج تک ہیروں کی فروخت کی دنیا میں یہ سب سے زیادہ مہنگا فروخت ہوا ہے۔ اسکے خریدنے والے ایک لبنانی جوہری رابرٹ موواد ہیں۔ جو جنیوا ہی میں رہتے ہیں۔ اس نیلامی کی بولی آٹھ ملین ڈالر سے شروع ہوئی اور ۱۱٫۶ ملین تک پہنچی۔ یہ وہ قیمت ہے جو مسٹر موواد نے ادا کی۔ اور اسکے علاوہ جو انہوں نے نیلامی کا کمیشن دینا پڑا۔ وہ ملا کر ۱۲٫۷ ملین بنتی ہے۔ جب ان کی بولی پر نیلامی ختم ہوئی تو ۴۰۰ افراد جو وہاں موجود تھے۔ سب نے داد و تحسین کے طور پر تالیاں بجائیں۔ یہ قیمت دنیا بھر میں ہیروں کی فروخت کا ریکارڈ ہے۔ کیونکہ یہ قیمت ایک ہی ہیرے کی ہے۔ اگرچہ ایک وقت میں ایک سے زیادہ ہیرے ایک شخص نے اس سے زیادہ قیمت ادا کر کے بھی خریدے ہوں گے۔ لیکن یہ بہر حال ایک ہی ہیرے کی قیمت ہے جو خریدنے والے نے ادا کی۔ اس سے پہلے سب سے زیادہ قیمت ایک ۸۵ قیراط ہیرے کی لگی تھی جو ۹ ملین ڈالر میں نیویارک میں ۱۹۸۸ء میں فروخت ہوا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ یہ پتھر جنوبی افریقہ سے لایا گیا تھا۔ اور اسکے ۱۱ اطراف ہیں۔ یہ ۱۴ء انچ لمبا ہے اور ناشپاتی کی شکل کا ہے۔ دنیا کا سب سے مشہور ہیرا "کوہ نور" جو آب برطانوی تاج میں جڑا ہوا ہے سے یہ ہیرا صرف سات قیراط کم ہے۔ ابھی تک اس ہیرے کا کوئی نام نہیں رکھا گیا۔ اسے صرف "ڈی" ہیرا کہا جاتا ہے۔ "ڈی" ایک ایسا حرف ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ ہیروں کا ایک ایسا نام ہے۔ جو اعزاز کے طور پر ایسے ہیروں کو دیا جاتا ہے جن میں کوئی خامی نہ ہو۔ اور یہ نام جیمولاجیکل انسٹی ٹیوٹ آف امریکہ نے اسے دیا تھا۔

اب جس شخص نے اس ہیرے کو خریدا ہے وہ چاہے تو اسکا نام کچھ بھی رکھ سکتا ہے۔ جس شخص نے ۱۲٫۷ ملین ڈالر میں یہ ہیرا خریدا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اسکے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر ادا کی گئی رقم کی نسبت بہت زیادہ رقم کمالے۔ لیکن اس بات کا بھی امکان ہے کہ وہ اس ہیرے کو اسی حالت میں رہنے دے اور وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ اس ہیرے کی قیمت بڑھتی چلی جائے اور وہ کسی منافع پر اس ہیرے کو فروخت کر دے۔ ویسے بھی بڑے بڑے جوہریوں کے پاس اس قسم کے ہیرے ہونے سے ان کا وقار بڑھتا ہے۔ اور ان کی تجارت پر بھی بہتر اثر پڑتا ہے۔ جب لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ اس شخص کے پاس اتنی زیادہ قیمت کے ہیرے ہیں تو وہ اس پر دوسروں کی نسبت زیادہ اعتماد کرتے ہیں۔

مُلکی امارت اور غربت

عام طور پر تو ممالک کی امارت اور غربت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجزیہ انکی G.N.P (گراس نیشنل پراڈکٹ) سے کیا جاتا ہے۔ یعنی یہ دیکھا جاتا ہے کہ کس ملک میں آبادی کی تعداد کیا ہے اور کل پیداوار کیا ہے اور اسطرح فی کس اس پیداوار سے لوگوں کو کیا کچھ ملتا ہے۔ ورلڈ بنک ہمیشہ اسی قسم کی فہرست تیار کرتا ہے اور اسی کی بنیاد پر عام طور پر مختلف ممالک کو قرضے دیئے جاتے ہیں۔ یا امدادی رقوم مہیا کی جاتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی ملک کی پیداوار اگر اس ملک کے باشندوں پر پوری طرح صرف نہیں کی جا رہی اور وہ لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھا رہے ان کی ترقی کی راہیں کھل نہیں رہیں تو چاہے وہ پیداوار کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس ملک کو حقیقی طور پر خوشحال نہیں کہا جا سکتا۔ اور اسے امیر بھی نہیں گردانا جا سکتا۔ کسی ملک کی امارت میں اسکی پیداوار کا بھی حصہ ہے اور اس پیداوار کا حقیقی طور پر لوگوں پر صرف کرنے کا بھی۔ اب یونائیٹڈ نیشنز ڈویلپمنٹ پروگرام نے ۱۳۰ ملکوں کی ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس یعنی انسانی خوشحالی کا ایک انڈکس تیار کیا ہے اور یہ ان اصولوں سے بالکل مختلف اصولوں پر تیار کیا گیا ہے جن پر ورلڈ بنک ہمیشہ تیار کرتا رہا ہے۔ جس رپورٹ میں یہ باتیں درج کی گئی ہیں وہ ۱۸۹ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اور اس میں اقتصادی اور معاشی حالات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ جس میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ کسی ملک میں صحت کے متعلق کیا کچھ کیا جا رہا ہے۔ اور زندگی کی طوالت کیا شرح ہے اور اسی طرح اس ملک میں خواندگی کی کیا کیفیت ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے اس رپورٹ میں صرف ملکی آمد کو بنیاد نہیں بنایا گیا۔ یہ رپورٹ پاکستان کے ایک سابق وزیر خزانہ محبوب الحق نے تیار کی ہے جس میں انہوں نے اس بات پر خاص طور پر زور دیا ہے کہ کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ملکی پیداوار کو کس بہتر طریق پر استعمال کیا جاتا ہے اور کس طرح اس سے پیدا ہونے والی خوشحالی کو ملک کے تمام باشندوں پر پھیلایا جاتا ہے اگر ورلڈ بنک کی فہرست کے ساتھ اس نئی فہرست کا مقابلہ کیا جائے تو جس ترتیب سے ملک سامنے آتے ہیں۔ اس میں خاصا فرق پڑ گیا ہے۔ کئی ایسے ملک ہیں جن کی کل پیداوار تو کم ہے مثلاً باٹسوانا، کوسٹاریکا تھائی لینڈ اور مڈغاسکر۔ لیکن یہ اس فہرست پر خاصے اونچے ہیں اس لئے کہ ان ممالک نے اپنی ملکی پیداوار کو بہتر طریق پر اپنے باشندوں میں تقسیم کیا ہے اور انکی خوشحالی کے لئے کئی دوسرے ممالک سے زیادہ کام کیا ہے۔ اومان۔ کیمرون اور متحدہ عرب امارات ایسے ممالک ہیں۔ جنھوں نے اپنی ملکی پیداوار کو صحیح رنگ میں اپنے باشندوں پر تقسیم نہیں کیا اور اسی لئے اس انڈکس میں یہ کوئی اچھی پوزیشن حاصل نہیں کر سکے انہوں نے اس فہرست میں ورلڈ بنک کی فہرست کی طرح ملکوں کو جو ترتیب دی گئی ہے وہ پہلے کم کامیاب اور اسکے بعد آہستہ آہستہ زیادہ کامیاب ملکوں کا ذکر آتا ہے۔ اس تازہ فہرست میں اومان کا نمبر ۸۴ ہے جبکہ ورلڈ بنک میں اسے ۱۰۴ نمبر پر رکھا ہے۔ گویا کہ باوجود اسکے کہ ورلڈ بنک کے مطابق اومان کی پیداوار خاصی زیادہ ہے۔ لیکن چونکہ اس نے اپنی اس پیداوار کو صحیح رنگ میں پھیلایا نہیں اس لئے اسکو خوشحال ملک نہیں کہا جا سکتا۔ دیگر ممالک جو اس نئی فہرست میں خاصے اوپر چلے گئے ہیں یعنی جن کی کمزوری ظاہر ہوئی ہے ان میں سعودی عرب اور کویت شامل ہیں۔ اور اگر مغربی ممالک کا ذکر کیا جائے تو امریکہ خاصے نقصان میں ہے۔ ورلڈ بنک نے تو امریکہ کو سوئٹزرلینڈ کے بعد دوسرے نمبر پر رکھا ہے لیکن جہاں تک نئی فہرست کا تعلق ہے یہ انیسویں نمبر پر چلا گیا ہے۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایسی رپورٹیں ہر سال شائع کی جاتی رہیں گی۔ ہو سکتا ہے کہ بعض ممالک ہر سال اپنی پوزیشن بدلتے رہیں۔ مثلاً چین کے متعلق یہ خیال ہے کہ وہ شائد اپنے آپ کو اتنی اچھی پوزیشن میں نہ پیش کر سکے جتنی اچھی پوزیشن میں وہ پہلے تھا۔ اور اسکی وجہ عام طور پر یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہاں جمہوریت کی مخالفت نے زندگی کو مشکل بنا دیا ہے اور چونکہ اس فہرست میں ملکی خوشحالی کا تجزیہ کرتے ہوئے سیاسی آزادی اور اظہار خیال وغیرہ کا بھی ذکر آتا ہے۔ اسیلئے ہو سکتا ہے کہ چین ۱۹۹۱ء یعنی اگلے سال میں اتنا اچھا نہ ثابت ہو جتنا وہ آج سے چند سال پہلے تھا۔

اس رپورٹ میں کوئی خاص سفارشات تو نہیں کی گئیں لیکن رپورٹ کی تیاری کے طریق سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی خوشحالی کی بنیاد کیا ہے اور مختلف ملکوں کو اپنی پیداوار کس طرح اپنے باشندوں پر تقسیم کر کے خرچ کرنی چاہیئے تاکہ سب اس سے فائدہ اٹھائیں اور سب کی خوشحالی ایک بہتر منظر پیش کرے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو امداد ملتی ہے اور جو قرض حاصل کئے جاتے ہیں انکو بھی اگر بہتر طریق پر استعمال کیا جائے تو یہ ملکی خوشحالی پیش کرے گی۔ اسی طرح ملکوں کے بجٹوں پر بحث کی گئی ہے۔ بعض حصوں میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت کو اپنے فنڈز اسطرح خرچ کرنے چاہئیں کہ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جا سکے اور وہ ایسے وقت میں خرچ کرنے شروع کر دینے چاہئیں جبکہ ابھی مشکل پیش نہ آئی ہو۔ مثلاً صحت کے سلسلے میں وہ کہتے ہیں کہ ابتدائی صحت پر خرچ کرنے کی بجائے اگر احتیاط پر روپیہ خرچ کیا جائے تو روپیہ بھی کم خرچ ہو گا اور خوشحالی بھی بڑھے گی۔ اس میں شہری اور دیہاتی آبادی کا بھی فرق ملحوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ اختتام پہ رپورٹ کہتی ہے کہ یہ کوئی آسان بات نہیں کہ کسی ملک کی خوشحالی کا اسطرح اندازہ کیا جائے۔ کئی عنصر آنکھوں سے اوجھل رہ سکتے ہیں یا زیادہ سامنے آ سکتے ہیں۔ لیکن امید کی جاتی ہے کہ اب آہستہ آہستہ ان مشکلات پر قابو پا لیا جائے گا۔ اور یہ انڈکس جو اب یو۔این۔ڈی۔پی نے بنایا ہے زیادہ مفید ثابت ہو گا۔

لے پالک چینی بچیاں

چینی سوشل ویلفیئر آفیسرز یہ بات مانتے تو نہیں کہ وہ چھوٹی چھوٹی چینی بچیوں کو ملک سے برآمد کرنے میں مدد دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ چین کے کئی حصوں میں یتیم خانے اور سوشل ویلفیئر آفسر اس بات کا اہتمام کر رہے ہیں کہ اگر غیر ممالک کے لوگ ان کی کسی بچی کو جو عام طور پر ۶ ماہ سے کم عمر کی ہوتی ہے لے پالک بنانا چاہیں تو وہ خوشی سے لیکن خاموشی سے اس بچی کی قیمت ادا کر کے لے جائیں۔ گذشتہ سال ایک سو سے زیادہ چینی بچیوں (جن کی عمر ۴ سے ۶ ماہ تک تھی) کو کینیڈا اور امریکہ میں لے پالک بنایا گیا ہے۔ اور یہ اعداد و شمار مختلف سفارتی ذرائع سے ملے ہیں۔ یہ بچے جو برآمد کئے جاتے ہیں اکثر و بیشتر بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ تمام کے تمام لڑکیاں ہوتی ہیں اور ان کی عمر ۴ یا ۶ ماہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ عام طور پر چین کے دیہات میں رہنے والے لوگ اپنی ایسی بچیوں کو جنہیں وہ غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ یتیم خانوں میں یا سوشل ویلفیئر سنٹرز میں چھوڑ جاتے ہیں بچیوں کو اس لئے کہ عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ بچیاں لڑکوں سے کمتر ہوتی ہیں ان بچیوں کو لے پالک بنانے کے لئے ایک ہزار سے دو ہزار ڈالر ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اور بعض حالات میں پانچ ہزار ڈالر تک بھی قیمت ادا کی گئی ہے زیادہ تر یہ بچیاں چیانگ شا جو ہونان کا دارالحکومت ہے کے ماحول سے لائی جاتی ہیں۔ چونکہ وہاں بچیوں کی قدر بہت کم ہے اور وہ اپنی غیر ضروری بچیوں کو ادھر ادھر چھوڑ آتے ہیں اور دوسرے علاقوں سے وہاں یہ بات زیادہ پائی جاتی ہے اگر کوئی صحافی چیانگ شا کے افسران سے ٹیلیفون پر اس سلسلے میں بات کرنی چاہے تو وہ ایسے ٹیلیفون کا کوئی جواب نہیں دیتے اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بیرونی ممالک کے لوگ جو ان بچیوں کو لے پالک بناتے ہیں وہ بھی اس لئے خاموش ہو جاتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ بات پھیل جائے اور دوسرے لوگ اسی طرح بچیاں حاصل کرنے سے محروم رہ جائیں۔ ایک صحافی نے بتایا ہے کہ اس نے ایک میاں بیوی کو دیکھا کہ وہ دو بچیاں اٹھائے ہوئے تھے ایک چار ماہ کی بچی اور ایک دس ماہ کی بچی۔ لیکن وہ کسی سے بات نہیں کرتے تھے۔ وہ اس بات سے ڈرتے تھے کہ اگر یہ بات لوگوں کو معلوم ہو گئی تو شائد دوسرے لوگ بچیوں کو لے پالک بنانے سے محروم رہیں یوں تو سوشل ویلفیئر کے حکام اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ وہ بچیوں کو برآمد کر رہے ہیں اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ کسی طرح بھی اس بات کی حوصلہ افزائی نہیں کر رہے کہ ان کی بچیوں کو بیرونی ممالک سے لوگ لے پالک بنائیں۔ لیکن حقائق سامنے آ ہی جاتے ہیں اور کسی نہ کسی ذریعے سے یہ بات نکل جاتی ہے کہ چینی بچیاں برآمد کی جا رہی ہیں اور بیرونی لوگ انہیں لے پالک بنا رہے ہیں۔ چینی حکام کہتے ہیں کہ ہم ایک سوشلسٹ ملک ہیں اور ہمارے ہاں یتیم بچے بھی اسی طرح آسائش کی زندگی گذار رہے ہیں جس طرح دوسرے عام بچے جو اپنے گھروں میں پلتے ہیں اس طرح ان کو لے پالک بنانے کی حوصلہ افزائی کرنا بے معنی بات ہے اور پھر یہ بات ہمارے اغراض و مقاصد کے بھی خلاف ہے کہ ہم بچوں کی تجارت کریں جن لوگوں نے ان حالات کا پتہ چلایا ہے وہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ۱۹۸۰ء میں تدریس کے پیشے سے تعلق رکھنے والے ایک میاں بیوی نے بچی کو اپنایا تھا وہ چین میں کئی سال تک مقیم رہے تھے اور اس طرح آہستہ آہستہ یہ معلوم کر لیا تھا کہ انہیں کہاں سے کوئی بچی لے پالک کے طور پر مل سکتی ہے لیکن دراصل ۱۹۸۸ء سے اس برآمدگی کو فروغ ملا ہے۔ جب سے بیرونی ممالک کے لوگ زیادہ تر چین میں آ کر رہنے لگے ہیں۔ اور ان کے آنے کا اصل مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ کسی بچے کو لے پالک بنا لیں۔ خاص طور پر چین کے بچوں کو لے پالک بنانے کی یہ وجہ بھی ہے کہ چین میں لے پالک بنانے کے لئے کوئی خاص سرکاری قواعد و ضوابط نہیں

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

سہ ماہی نورالدین

مجلس خدام الاحمدیہ، جرمنی کا سہ ماہی رسالہ "نورالدین" اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ ہمارے نام خط میں مدیر رسالہ نے تحریر کیا ہے "خدام الاحمدیہ جرمنی کو پہلی بار اپنے سہ ماہی رسالہ "نورالدین" کی اشاعت کی توفیق ملی ہے۔ پہلی اشاعت کے ساتھ حاضر خدمت ہیں۔ امید کرتا ہوں اپنی قیمتی رائے سے ضرور مطلع فرمائیں گے اور اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔"

رائے تو ہم بعد میں دیں گے۔ پہلے ہم اپنی دلی دعاؤں کا ہدیہ ان کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام نوجوانوں کو جنہوں نے اس کی ترتیب و تدوین، طباعت واشاعت میں حصہ لیا ہے جزائے خیر سے نوازے، ان کی کوششوں میں برکت ڈالے اور انہیں اس مفید اور بابرکت اقدام کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔

حقیقت یہ ہے کہ وہی نیکی زیادہ بارور ہوتی ہے جو استقلال کے ساتھ کی جاتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ نوجوانانِ جماعت احمدیہ جرمنی اپنی اس کوشش کو جاری رکھیں گے اور ہماری اور سب کی دعائیں لیتے ہوئے آگے بڑھتے رہیں گے۔

اس مجلہ کے نگران مقصود الحق صاحب ہیں۔ اور مدیران میں اردو حصے کے لئے ظفر سردار خان اور محمد منور عابد کے نام درج ہیں جبکہ حصہ جرمن کی ذمہ داری عبدالرمیق احمد کے ذمے ہے۔ معاونین خصوصی میں منتظمین نے ڈاکٹر وسیم احمد صاحب طاہر اور مظفر احمد صاحب باجوہ کو شامل کیا ہے۔

اداریے میں مدیر صاحب نے لکھا ہے کہ "یہ حقیقت ہے کہ جب تک آپ کے پاس اپنے اظہار کا کوئی ذریعہ نہ ہو آپ نہ تو اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کر سکتے ہیں نہ ماحول سے بہتر رابطہ پیدا کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی مسابقت کی روح جنم لیتی ہے۔ ان تمام ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے خدام الاحمدیہ جرمنی کے سہ ماہی رسالہ کی اشاعت کے سلسلے میں ایک تجویز مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ میں پیش ہوئی۔ حضور اقدس کی خوشنودی کے حصول کا باعث بنی۔ اور آپ نے رسالہ کی اشاعت کی منظوری فرمائی۔ یہ ہمارے لئے خوشی اور تشکر کا مقام ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو اپنے دسویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر پہلی بار اس سہ ماہی رسالے کی اشاعت کی توفیق مل رہی ہے۔ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں) اس رسالے کے نام کے انتخاب کے لئے انعامی مقابلے کا اعلان کیا گیا۔ چنانچہ مجموعی طور پر ۸۱ نام موصول ہوئے۔ باہمی مشورہ کے ساتھ ۱۳ نام حضور اقدس کی خدمت میں حتمی انتخاب کے لئے پیش کئے گئے۔ پیارے آقا نے اپنی خاص شفقت کے ساتھ رسالے کا نام نورالدین پسند فرمایا۔ یہ نام محمد منور صاحب عابد کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ اس طرح بہترین نام پیش کرنے اور انعامی مقابلہ جیتنے کی سعادت ان کے حصے میں آئی۔

اس رسالے میں حضور اقدس کے پیغام کے علاوہ خدام الاحمدیہ جرمنی کی مختصر تاریخ کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ محترم امیر صاحب اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے علاوہ مختلف عہدے داران کے خیالات بھی اس رسالے کا حصہ ہیں۔ گذشتہ چند ماہ میں مجالس کی کارکردگی کے علاوہ پیارے اطفال کے لئے بھی چند صفحات مخصوص کئے گئے ہیں۔

اس رسالے کی اشاعت کو مزید بہتر بنانے کے لئے آئندہ خدام و اطفال کے لئے مقابلہ مضامین کا آغاز بھی کیا جا رہا ہے۔ اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے مضامین کو انعام کے علاوہ رسالہ میں شائع کیا جائے گا۔ اس تمام کاوش کے پس منظر میں یہ جذبہ موجزن ہے کہ نیکی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ وقت کا تقاضا بھی ہے اور رسالہ کی اشاعت کا مقصد بھی یہی ہے۔ کہ خدام و اطفال اور مجالس کے درمیان مسابقت کی فعال روح کو بیدار کیا جائے۔ خدا کرے ہماری یہ کاوش احسن رنگ میں ثمریاب ہو اور رسالہ کی اشاعت اپنے تمام نیک مقاصد کو بھرپور انداز میں پورا کر سکے۔

مدیر صاحب نے اس اداریے کا عنوان "کاوش" رکھا ہے اور ہمیں اس بات پر خوشی ہوئی کہ انہوں نے اس ساری تگ و دو کو کاوش کا نام دے کر آگے بڑھنے کے جذبے کی طرف خدام اور اطفال کو مائل کیا ہے۔ جہاں تک حضور انور کے پیغام کا تعلق ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت لطیف رنگ میں ان الفاظ میں درج ہے۔

پیارے عزیزو (آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات) مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ عنقریب ایک رسالہ جاری کر رہے ہیں۔ میرے نزدیک آپ کی یہ کوشش نہایت نتیجہ خیز ثابت ہوگی اور (اللہ نے چاہا تو) جماعتی ترقی کے ضمن میں یہ طریق بہت کارآمد ثابت ہوگا۔ یورپ میں جو حیرت انگیز انقلاب رونما ہوا ہے۔ اس کے اثرات بہت دور رس ہیں اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض دین حق اور احمدیت کی ترقی کے لئے یہ حالات پیدا کئے ہیں اور ہمارا یہ فرض ہے کہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اپنے اس رسالے میں بدلتے ہوئے حالات اور جماعت کی ذمہ داریوں سے متعلق مضامین شائع کرتے رہیئے اور زیادہ سے زیادہ خدام کو داعی الی اللہ بنانے کی کوشش کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ رسالہ خدام کی علمی، عملی اور تربیتی ترقی میں مددگار ثابت ہوگا۔

اس کے ساتھ ہی حضور نے اس رسالہ کے لئے اپنے دستخطوں سے اپنی ایک شبیہہ مبارک بھی عنایت فرمائی ہے۔ جس پر تحریر ہے۔ "خدام الاحمدیہ جرمنی۔ محبت بھری دعاؤں کے ساتھ" حضور کے دستخط لنڈن ۲۸، اگست ۱۹۹۰ء۔

جرمنی ان ممالک میں شامل ہے جہاں خدا کے فضل سے مقامی شخص کو امارت سونپی جا چکی ہے جرمنی کے عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت ہیں آپ نے اپنے پیغام میں فرمایا "پیارے خدام و اطفال بھائیو! (آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات) عاجزی اختیار کریں ہمیشہ کچھ سیکھتے رہنے کی کوشش کریں اپنی خامیاں تلاش کرتے رہیں۔ سب سے پہلے اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور اگر آپ کسی دوسرے میں کوئی خامی دیکھیں تو سب سے پہلے پردہ پوشی سے کام لیں اور اس وقت اسے سختی سے ختم کرنے کی کوشش کریں جب آپ دیگر تمام ذرائع استعمال کر چکے ہوں۔ جب آپ کسی دوسرے میں کوئی خامی دیکھیں تو سب سے پہلے اس کے لئے دعا کریں اور جب کوئی راستہ باقی نہ رہے تو پھر اپنے بھائی یا بہن کے پاس جا کر اسے زبانی سمجھائیں۔"

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، نے اپنے پیغام میں اطفال و خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "آپ سب کو اپنے سہ ماہی رسالہ "نورالدین" کی اشاعت مبارک ہو۔ خدا کرے کہ اس کے ذریعہ سے نور دین قلوب کو منور کرنے اور ذہنوں کو جلا بخشنے کا موجب ہو اس کے نور سے علم اور عمل کی ایسی قندیلیں روشن ہوں جن کی لو سے شش جہات جگمگا اٹھیں۔ چراغ سے چراغ جل اٹھنے کا عمل جاری رہے اور نیکی ایک دل سے دوسرے دل میں سرایت کرتی چلی جائے اور حضرت ربانیؒ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی اپنے متبعین کے متعلق یہ دلی تمنا پوری ہو کہ

خوش بودے اگر یک ـــ

اس شمارے میں کچھ انٹرویوز بھی شامل کئے گئے ہیں۔ سب سے پہلا انٹرویو محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی کا ہے اور ان کے بعد مکرم صلاح الدین خان صاحب، سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا ہے اور مکرم منصور احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی۔ مکرم مبارک عارف صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم رفیق اختر صاحب روزی نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی"۔

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر راضی رہے) کا ایک نہایت معروف اعلان "مجھے آپ کی تلاش ہے" بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ سپین نے قیام نماز کو تربیت کا اہم گُر بیان کرتے ہوئے ایک مضمون تحریر فرمایا ہے۔ اسی طرح مکرم رفیق اختر صاحب روزی فرینکفرٹ نے "کائنات، علوم کی تسخیر" سے متعلق چند سطور تحریر کی ہیں۔

جرمنی میں خدام الاحمدیہ کی تاریخ کی پہلی قسط بھی شامل اشاعت ہے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کی مجالس کی کارکردگی کے سلسلے میں بعض نہایت اہم واقعات بیان کئے گئے ہیں اور اطفال بھائیوں کے لئے تربیتی رنگ میں تین صفحات شامل کئے گئے ہیں۔ ہمیں اس بات سے خوشی ہے کہ جرمنی سے شائع ہونے والے اس رسالہ میں جرمنی زبان میں بھی بعض صفحات موجود ہیں۔

ٹائیٹل کے پہلے صفحے پر حضرت امام جماعت الاوّل (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) حضرت مولانا نورالدین صاحب

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمیل الرحمن رفیق

تلفظ

الفضل کے ۷ نومبر کے پرچے میں محترمہ قانتہ میر صاحبہ اور محترم محمد اعظم صاحب فاروقی نے خاکسار کے مضمون "تلفظ" (۱۳ اکتوبر) کے بارہ میں تحریر کیا ہے کہ انہوں نے (ہر دو نے اپنے اپنے طور پر) فیروز اللغات دیکھی اور خاکسار کے بتائے ہوئے پانچ الفاظ کا تلفظ چیک کیا۔ محترمہ قانتہ صاحبہ نے پانچ میں سے تین الفاظ کا تلفظ خاکسار کے بتائے ہوئے تلفظ سے مختلف پایا۔ مگر محترم محمد اعظم صاحب نے چار الفاظ کے تلفظ میں اختلاف دیکھا۔ دونوں نے اس کی وجہ دریافت کی ہے۔

خاکسار کے مضمون (۶ نومبر) کا مفہوم یہی تھا کہ اردو دان بعض الفاظ کو پوری صحت سے ادا نہیں کرتے اس میں اردو زبان کی ڈکشنریاں بھی بجا طور شامل تھیں۔ اردو ڈکشنریوں میں صحت تلفظ کا پورا اہتمام نظر نہیں آتا جس کی وجہ سے اغلاط راہ پا جاتی ہیں۔

اردو ڈکشنریوں میں اغلاط کی ایک وجہ تو کتابت ہے۔ کاتب نے جس طرح چاہا لکھ دیا اور چونکہ پروف ریڈنگ سرسری طور پر کی جاتی ہے لہذا کئی اغلاط بغیر تصحیح کے چھپ جاتی ہیں

دوسری وجہ خود مؤلف ہے۔ اگر مؤلف کو عربی زبان سے زیادہ مس نہیں تو بغیر تحقیق کے جس طرح وہ صحیح سمجھتا ہے ویسا تلفظ درج کر دیتا ہے۔ اس بات کی وضاحت خاکسار ۶ نومبر کے پرچے میں کر چکا ہے کہ کیوں عربی الفاظ کو اردو میں ان کے اصل تلفظ کے ساتھ ہی ادا کرنا اہم ہے۔

بہرحال مذکورہ بالا قارئین کو جو اختلاف نظر آیا ہے اس کی وجہ خاکسار نے واضح کر دی ہے مگر ایک کو چار الفاظ میں اور دوسرے کو تین میں فرق نظر آیا ہے۔ یہ دلچسپ ہے

محض قارئین کے اطمینان کے لئے یہ بیان کرنا مفید ہوگا کہ امیر اللغات اردو (از منشی امیر الدین مینائی۔ لکھنوی اشاعت ۱۸۹۱ء) میں الوداع میں واؤ پر زبر ہی لکھی گئی ہے۔ اس کا تازہ ایڈیشن بھی اب شائع ہوا ہے اس میں بھی واؤ پر زبر ہی قائم رکھی گئی ہے۔ فیروز اللغات فارسی/اردو میں بھی الوَداع میں واؤ پر زبر ہے۔ جامع اللغات (اردو) میں بھی واؤ پر زبر ہے بلکہ ساتھ لکھا ہے کہ "بالفتح صحیح ہے" یعنی زبر کے ساتھ صحیح ہے۔

برسبیل تذکرہ بیان کر دوں کہ الوِداع (زیر کے ساتھ) بھی عربی لفظ ہے مگر اس کا معنیٰ ہے مصالحت کرنا۔ عداوت ترک کرنا دیکھیں زبر زیر کے تفاوت نے معنوں کو کس طرح زیر و زبر کر دیا!

اسی طرح خَزَانہ (خ کی زبر سے) کا معنیٰ ہے بدبودار ہونا۔ گل سڑ جانا۔ نیز خَزانہ کا معنیٰ ہے خزانچی کا پیشہ۔ مگر خِزانہ (خ کی زیر سے) کا مطلب ہے خزینہ۔ ذخیرہ کیا ہوا مال۔ یَمَن اور یُمن دونوں ٹھیک ہیں مگر یَمَن ایک ملک کا نام ہے اور یُمن کا معنیٰ ہے برکت۔

ایک اور دوست محترم نثار احمد چوہدری صاحب نے خانیوال سے تلفظ والے مضامین پڑھنے کے بعد استاذی المکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب کو خط لکھا ہے جو کہ انہوں نے خاکسار کو بھجوا دیا ہے۔ اس میں موصوف لکھتے ہیں کہ "جدوجہد" کا صحیح تلفظ کیا ہے نیز۔ ابرار۔ اسرار۔ ارشاد۔ احسان اور اصلاح کے تلفظ دریافت کئے ہیں۔ جواباً تحریر ہے کہ:۔

(۱) جدوجہد: عربی میں جَدّ۔ جِدّ اور جُدّ۔ تین الفاظ ہیں۔ مگر ان میں سے کوشش کرنے کا مفہوم جِدّ (ج کی زیر سے) میں پایا جاتا ہے اور جَہد و جُہد دونوں طاقت اور استطاعت کے معنی میں مستعمل ہیں جِہد (ج کی زیر سے) کوئی لفظ نہیں۔ لہذا جدوجہد کا صحیح تلفظ ہوگا: جِدّ و جُہد یا جِدّ و جَہد۔

(۲) ابرار، اسرار: یہ الف کی زبر سے ہیں۔ بَآر کی جمع اَبرار ہے اور سِرّ کی جمع ہے اَسرار۔ ہاں اِسرار مصدر ہے اور اس کا مطلب ہے راز رکھنا۔ مگر یہ اردو میں مستعمل نہیں۔ اَسرار (جمع) کا مطلب ہے راز، بھید اور ابرار کا معنیٰ ہے نیک لوگ۔ اس کا واحد (بآر) اردو میں مستعمل نہیں

(۳) اِرشاد۔ اِحسان۔ اِصلاح: تینوں الف کی زیر سے ہیں۔ یہ تینوں مصادر ہیں۔

سہیل احمد قمر

بھول جانے کا تدارک

اکثر اوقات یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ بعض مرد و خواتین چھوٹی چھوٹی لیکن اہم باتیں بھول جاتے ہیں۔ بڑھاپے میں یہ بیماری کچھ زیادہ ہی شدت اختیار کر لیتی ہے اور اکثر و بیشتر بڑھاپے میں یادداشت کی کمزوری کی شکایت سننے میں آتی ہے۔ بعض نوجوان اور بچے بھی اس بھول پن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کوئی بہت ہی ضروری کام تھا مگر بھول گئے اور وقت گزر گیا۔ میرے ساتھ بھی کئی دفعہ ایسا ہوا۔ لیکن اب اس بھول پر ایک طریقے کے ذریعہ کافی حد تک قابو پا لیا ہے۔ اسکی ایک مثال پہلے دیتا ہوں۔

خاکسار ایک لمبے عرصہ تک اپنے محلہ دارالعلوم وسطی کا منتظم اطفال رہا ہے۔ اسی دوران میرے B.Ed تھرڈ ایئر کے امتحان شروع ہو گئے لیکن تنظیم کا کام بھی ساتھ ساتھ کیا۔ ایک دن صبح اطفال کا چندہ لینے گیا۔ ایک طفل نے کہا کہ والد صاحب گھر پر نہیں ہیں آپ کل آ جائیں یا پھر میں خود آپ کو عصر کی نماز پر چندہ لا دونگا۔ یہ سب کچھ تین دن روزانہ ہوتا رہا۔ میرے پاس وقت کم تھا۔ بار بار جانے سے رہا۔ بچے کا یہ دعویٰ تھا کہ ابا گھر پر نہیں ہوتے اور جب آتے ہیں تو میں دوپہر کو سو چکا ہوتا ہوں۔ جب بیدار ہوتا ہوں وہ جا چکے ہوتے ہیں اور اگر ملاقات ہو جائے تو میں بھول چکا ہوتا ہوں۔ آپ ہی بتائیں میں کیا کروں۔ خاکسار نے اسکے ہاتھ پر چند لائنیں لگا دیں اور کہا کہ جب بھی ہاتھ پر نظر پڑے فوراً چندے کا خیال ذہن میں آنا چاہیئے۔

اسی وقت دونوں ہاتھوں کو بچے نے رگڑا اور کہنے لگا منتظم صاحب یہ تو مٹ گئی ہیں میں تو پھر بھول جاؤں گا۔ اس پر خاکسار نے اسکی کلائی پر گھڑی بنا دی اور تاکید کی کہ جب بھی اس پر نظر پڑے تو فوراً ذہن میں یہ خیال آئے کہ والد صاحب سے چندہ مانگنا ہے۔ میرا یہ تجربہ کامیاب رہا اور بچے نے اس بات کو تسلیم کیا کہ یہ گھڑی مجھے بار بار چندے کی یاددہانی کرواتی رہی۔

اسی طریقے کو میں نے کئی بار اپنایا ہے جب بھی کوئی ضروری بات ہو اور بھول جانے کا اندیشہ ہو تو ہاتھ کی انگلی پر کوئی بے تکا سا نشان لگا لیتا ہوں۔ جب اس نشان پر نظر پڑے تو سوچتا ہوں کیوں لگایا۔ اور اس طرح فوراً یا کچھ ہی دیر کے بعد وہ ضروری کام یاد آ جاتا ہے۔ دراصل یہ ہاتھ پر غیر ضروری نشان ایک قسم کا SELF REMINDER کا کام کرتا ہے اور بار بار خود بخود ضروری کام کی انجام دہی کے لئے یاددہانی ہوتی رہتی ہے۔

بڑی عمر کے لوگ اگر کوئی خاص بات یاد رکھنا چاہیں یا فوری اور ضروری درپیش کام کے بھول لینے کا امکان ہو تو وہ اپنی چھڑی، پگڑی ٹوپی یا رومال وغیرہ کسی UNIMPORTANT جگہ پر رکھ دیں جب انہیں خیال آئے گا کہ یہاں کیوں رکھی ہے تو اس کا جواب بھی سوچیں گے اس پر انہیں وہ ضروری کام بھی یاد آ جائے گا۔ اور غیر اہم جگہ رکھی ہوئی ان کی اہم چیز یہ ضروری کام لمحہ بہ لمحہ یاد دلاتی رہے گی۔ اگر ایسا نہ کرنا چاہیں تو اوپر ہاتھ کے نشان والا طریقہ آزما کر دیکھ لیں۔

اگر دونوں طریقے نہ اپنانے ہوں تو ایک تیسرا طریقہ دیکھیں۔ جس ضروری بات کو یاد رکھنا مقصود ہو تو اس کا تعلق نظر میں رہنے والی کسی چیز سے بنا لیں جب اس چیز کو اہمیت دیکر نظر میں اور ذہن میں رکھیں گے تو فوراً آپ کی توجہ ضروری بات یا اہم کام کی طرف ہو جائے گی۔ اور اس طرح آپ ہر کام آسانی سے پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں گے۔ اس تعلق کو پہلی دفعہ ذہن نشین رکھنے میں کچھ مشکل ہو سکتی ہے لیکن دوسری بار یا بعد میں نہیں ہوگی۔ اس طریقے سے بڑھاپے کی یادداشت میں کمزوری نہیں ہوگی اور آپ اپنی بھول پن پر آسانی سے قابو پا لیں گے۔

سیدنا حضرت فضل عمر کا ارشاد ہے۔

"تمہیں کوشش کرنا چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہ آسکو تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آ جائے۔ اگر تم درمیان بھی شامل نہ ہو سکو تو اس کے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو۔ اور کم از کم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت بنو"

"دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ در اصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے۔ اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۹۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت

مکرم غلام احمد صاحب چغتائی

محترم غلام احمد صاحب چغتائی کی وفات پر احباب جماعت یو کے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے اور ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

مکرم چغتائی صاحب جماعت کے ایک نہایت مخلص اور قربانی کرنیوالے دوست تھے۔ جب سے وہ برطانیہ میں آئے ہمیشہ جماعت سے مضبوط تعلق رکھا اور جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے جب مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر تھے تو لندن مجلس کی عاملہ کے ممبر رہے۔ پھر جماعت لندن کی عاملہ کے بھی ممبر رہے۔ جب حضور اقدس لندن تشریف لائے اس وقت سے آخر دم تک ان کو خاص طور پر لندن مشن میں ٹیلی فون کی ڈیوٹی پر نہایت مستعدی اور ذمہ داری سے خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ چند سال پہلے ان پر دل کا حملہ ہوا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو معجزانہ شفا عطا فرمائی اور بعد میں گو ان کی صحت اچھی نہیں تھی پھر بھی وہ اپنی ڈیوٹی نہایت باقاعدگی اور بشاشت سے ادا کرتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو اس کا احسن اجر عطا فرمائے۔ اور درجات کی بلندی فرمائے۔

موصوف نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ اور چار بچے چھوڑے ہیں۔ بڑی بیٹی کی شادی ہو چکی ہے اور ان کے خاوند انگریز احمدی جماعت ہارٹلے پول (HARTLE POOL) کے مستعد ممبر ہیں۔ ہم اس موقعہ پر جملہ پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان سب کو موصوف کی نیکیوں کا وارث کرے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ممبران جماعت احمدیہ یو کے

آپ کا خط ملا

محترمہ مسعودہ شاہدہ صاحبہ ناروے سے لکھتی ہیں:

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے الفضل کو نہایت کامیابی کے ساتھ مشکلات دنیاوی کے باوجود جس کامیابی کے ساتھ اسے شائع کر رہے ہیں دل خدا تعالیٰ کی حمد اور شکرانے سے بھر جاتا ہے۔ جب بھی یہ بنڈل لیٹر بکس سے نکالتی ہوں تو دل بے اختیار جذبات تشکر سے لبریز ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہر وقت دھڑکا لگا رہتا ہے۔ یہ محض ہمارے مولا کا فضل و احسان ہے کہ اس قدر نامساعد حالات میں ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔ کہیں ملفوظات کے خوبصورت الفاظ الفضل کے سینے پر نظر آتے ہیں۔ تو کہیں تلقین عمل تو کہیں وطن عزیز کی خبریں۔ کہیں اپنے بہن بھائیوں کی خوشیوں کی خبریں تو کہیں سانحہ ارتحال کی خبریں سب کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ محترم بزرگوار یہ تو دنیا و دین کا کارخانہ ہے جسے ہمارا مولا ہمارا رب اپنے فضل کے ہاتھ سے چلا رہا ہے اور ہر ایک بات ہر ایک خوشی اور غم پر دل سے یہی نکلتا ہے۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۸۰۴ میں بشیر احمد ولد دین محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرونڈی ضلع خیرپور سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ۶۵۰ مربع واقع کرونڈی مالیتی /۴۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ /۲۳۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد ٹیچر کرونڈی ضلع خیرپور سندھ۔ گواہ شد نمبر۱ فضل الٰہی شاہد ولد ماسٹر عبد الرشید کرونڈی ضلع خیرپور گواہ شد نمبر۲۔ طاہر احمد ولد ماسٹر رشید احمد کرونڈی ضلع خیرپور۔

مسل نمبر ۲۷۸۰۵ میں عبد الحمید ناصر ولد عبد المجید ناصر قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۰/۳۴ دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۷/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الحمید ناصر ۶/۳۴ دارالیمن شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ مظفر حسین ولد بہادر خان دارالیمن شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبد الحمید وصیت نمبر ۴۸۶۶ ۔

مسل نمبر ۲۷۸۰۶ میں رشیدہ بیگم زوجہ انوار الحق صاحب قوم راجپوت پیشہ تدریس عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 27/9 دارالعلوم غربی ربوہ الف ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۹۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر /۱۵۰۰ روپے بذمہ خاوند محترم۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۶۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ رشیدہ بیگم زوجہ انوار الحق 27/9 دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر۱ نصیر احمد طارق مسل نمبر ۲۷۳۷۶۔ گواہ شد نمبر۲ محمد ابراہیم حنیف وصیت نمبر ۱۴۹۳۹ ۔

مسل نمبر ۲۷۸۰۷ میں ثناء اللہ خان ولد چوہدری حبیب اللہ صاحب قوم جٹ جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۳۲ دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ثناء اللہ خان ۲/۳۲ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبد السمیع خان وصیت نمبر ۲۴۳۹۴ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری ظفر اللہ خان طاہر وصیت نمبر ۱۲۵۵۵ ۔

مسل نمبر ۲۷۸۰۸ میں حامدہ راحت بنت عبد الستار قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۳/۲۲ دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۲۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ حامدہ راحت بنت عبد الستار

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: ص۲ سے آگے

ہیں۔ وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ ان بچیوں کو لے پالک بنائیں ان کی عمر ۳۵ سال سے زیادہ ہونی چاہیے اور کئی سال سے وہ شادی شدہ ہوں ان کے ہاں کوئی اولاد نہ ہو نہ انکے ہاں اولاد ہونے کا کوئی امکان ہو۔ اگر کسی جوڑے میں یہ باتیں پائی جائیں تو اسے بغیر کسی مزید قانونی پیچیدگی کے بچی کو اپنانے کا حق ہوتا ہے بچی کو لینے کے بعد انہیں ایک سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے کہ بچے کا نام کیا ہے اور اسکی تاریخ اور مقام پیدائش کیا ہے امریکہ میں اس بات کی بھی ضرورت سمجھی گئی ہے کہ اگر لوگ چینی بچیوں کو اپنائیں تو سرٹیفکیٹ میں یہ بات بھی درج ہونی چاہیے کہ اس بچی کو کس وجہ سے اس کے اصلی والدین نے اپنے آپ سے جدا کیا ہے بات تو عجیب سی لگتی ہے کہ چینی بچیاں اس طرح لے پالک بنائی جائیں لیکن اگر واقعی والدین ان بچیوں کو اپنے پاس رکھنے پر آمادہ نہ ہوں اور انہیں کسی بہتر گھر میں رکھوا دیا جائے تو شائد ان بچیوں کے حق میں یہ بات کوئی ایسی بری بھی نہ ہو۔ کیونکہ اگر وہ اپنے والدین کے ہی گھر میں رہتیں تو ان سے ساری عمر یا کم از کم شادی تک کبھی اچھا سلوک نہ کیا جاتا۔ لیکن جو لوگ کسی بچے کو لے پالک بناتے ہیں وہ یقیناً اس کے ساتھ اپنے بچے سے بھی زیادہ پیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ یہ چینی بچیاں جو کینیڈا یا امریکہ کے گھروں میں پلیں گی زیادہ بہتر حالات میں اپنی زندگی گذار سکیں گی۔

(ن۔ س)

بقیہ: ص ۵ سے آگے

کی شبیہ مبارک اس رسالے کی انتہائی زینت کا باعث ہے۔ ہم ایک دفعہ پھر دعا کرتے

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اوقات کار: ۳ ۱/۲ شام تا ۷ بجے

ڈینٹسٹ۔ رانا مدثر احمد

ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو احسن طریق پر آگے بڑھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے (اے خدا تو ایسا ہی کر) (ن۔ س)

بقیہ: ص ۷ سے آگے

۴۲/۴۳ دار الرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ عبد القدوس ۴۲/۴۳ دار الرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبد الحکیم نائب صدر موصیان دار الرحمت شرقی ربوہ۔

مسل ۸۰۹/۷ میں عنایت بیگم بیوہ کیپٹن احمد دین قوم میر کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن ۱۸/۳۷ دار الرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵،۹،۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۱۰ تولہ مالیتی تیس ہزار روپے (۲) ترکہ خاوند سے حصہ نقد ستر ہزار روپے (۳) حق مہر وصول شدہ تیس روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰/- روپے ماہوار بصورت فوجی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عنایت بیگم ۱۸/۳۷ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ محمد عبد اللہ ۱۸/۴۴ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ خواجہ مبارک احمد ۱۸/۲۴ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون:۔ گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

خبریں

ملکی خبریں

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ بیرونی امداد بند ہونے سے پاکستان کی صلاحیتوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم عظیم تر ملکی مفادات کے منافی غیر ملکی امداد قبول نہیں کر سکتے۔

○ حکومت پنجاب نے خواتین کے لئے علیحدہ یونیورسٹی قائم کرنے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ اس کیلئے ابتدائی طور پر تیرہ کروڑ دو لاکھ روپے خرچ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے

○ وفاقی وزیر مواصلات غلام مرتضیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ پشاور سے کراچی تک بین الاقوامی معیار کی موٹر وے تعمیر کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم تعمیر کرنے کی مخالفت کریں گے۔

○ جئے سندھ تحریک کے سربراہ مسٹر جی ایم سید نے کہا ہے کہ سندھ کا سب سے بڑا مسئلہ سندھ کی آزادی ہے۔

○ قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیپلز پارٹی کی طرف سے آئین میں ترمیم کا نواں بل پیش کیا جائے گا۔ اسمیں بھٹو مرحوم اور پی این اے کے درمیان ۱۹۷۷ء میں طے پانے والے معاہدے کی روشنی میں آئینی ترامیم تجویز کی جائیں گی۔ جس سے صدر کے وہ اختیارات ختم ہو سکیں گے جو ان کو موجودہ آٹھویں ترمیم کی رو سے حاصل ہیں۔

○ پاکستان نے ۲۰ اور ۲۸ نومبر کو افغانستان کی مسلح افواج کی طرف سے پاکستان کی علاقائی حدود کی خلاف ورزی پر اپنا احتجاجی نوٹ افغان ناظم الامور کے حوالے کر دیا۔

ڈرائیونگ سیکھئے

رابطہ کیلئے: فون نمبر ۳۰۹

شام کو بکنگ کیلئے فون نمبر ۸۰۱ (الذیذ چرغہ ہاؤس)

چوہدری منیر الرحمان

۳۵/۲ باب الابواب۔ ربوہ

غیر ملکی خبریں

○ عراقی وزیر خارجہ مسٹر طارق عزیز آئندہ ہفتے امریکہ کا دورہ کریں گے۔ امریکی حکام ان کے دورے کی تفاصیل طے کر رہے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر نے کہا ہے کہ اگر عراق کویت سے اپنی فوجیں واپس بلا لے تو اس کے خلاف کوئی فوجی کارروائی نہیں ہوگی۔ عراق کے پاس بعض ہتھیاروں کی موجودگی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر خلیج کا بحران حل ہونے کے بعد غور کیا جا سکتا ہے۔

○ عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ اگر عراق اور امریکہ کے درمیان حقیقی طور پر بات چیت ہو تو دونوں ملک امن کے قریب آ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور عراق کے درمیان بات چیت کی کامیابی اور ناکامی کے امکانات برابر ہیں صدر صدام حسین نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ عراق کے پاس ایٹمی ہتھیار موجود نہیں ہیں۔ اگر ہوتے تو ہم ضرور بتا دیتے

○ متحدہ جرمنی کے پہلے انتخابات میں حکمران کرسچین ڈیموکریٹک یونین اور اسکی اتحادی پارٹی فری ڈیموکریٹس نے ۵۵ فیصد ووٹ حاصل کر کے اکثریت حاصل کر لی ہے۔ یہ انتخابات ۱۹۳۲ء کے بعد ملک میں پہلے عام انتخابات تھے۔ حزب مخالف کے لیڈر نے اپنی شکست تسلیم کر لی ہے۔

پتہ